سوال

(115)فاحشہ عورت نے مسجد بنوائی اس کے بعد کسی نے مسجد خرید کرفی سبیل اللہ وقف کردی اس مسجد کے بارے کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک فاحشہ عورت نے مسجد بنائی بعد ازاں کسی مسلمان نے اس مسجد کو جلال مسجد سے خرید کرفی سبیل اللہ وقف کردیا تواس مسجد میں نماز جائز ہے یا نہ، اوروہ مسجد حکم مسجد رکھتی ہے ۔ یا نہ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بموجب حکم حدیث شریف کہ
''تحقیق اللہ پاک ہے نہیں قبول کرتا مگرپاک کواوردوسری حدیث کہ کھانااس کاحرام ہے اورپینااس کاحرام ہے اورلباس اُس کاحرام ہے اورپالاگیا ہے حرام سے پس کیوں کرقبول کی جاوے دعااُس کی یہ دونوں حدیثیں مسلم میں ہیں، اوربموجب حدیث عبداللہ بن عمر کے کہ جس نے خریدا کوئی کپڑادس درہم کواوران میں ایک درہم حرام کا ہے توجب تک وہ کپڑااس پررہے گا، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا پھر عبداللہ بن عمر نےاپنے کانوں میں انگلیوں کوداخل کرکے کہاکہ اگرمیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کویہ حدیث فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتوخداکرے یہ دونوں کان بہرے ہی ہوجاویں۔ اس حدیث کوامام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ ۱۲ اوربموجب حدیث کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا ہے نمازاس شخص کی جونیچے لٹکانے والا ہے تہبنداپنے کوٹخنوں سے، اس کوابوداؤدنے روایت کیا ہے۔''
بموجب ان احادیث مذکورہ بالاکے، فاحشہ کی مسجد میں نماز جائز نہیں ہے، کیوں کہ وہ مال ناپاک اورحرام ہے۔ اورلباس حرام سبب نہ قبول ہونے نماز کاہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اختیارات میں لکھا ہے کہ چھینے ہوئے اورریشم کے کپڑے اورچھینے ہوئے مکان میں نماز نہیں ہوتی یہ جب ہے کہ فرض نماز ہواوریہی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوروایتوں میں صحیح زیادہ ترہے۔ اوراگرنفل نماز ہوتوآمدی نے کہا ہے کہ احمد کی ایک روایت صحیح نہیں ہے اوراگرکسی نے اُس مسجد کوحلال مال کے ساتھ خریدا توبموجب آیۃ کریمہ نہ بدلوناپاک کے ساتھ پاک کے، حرمت اس کی نہیں جائے گی۔ اوراس حدیث سے کہ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ یہودونصاریٰ کوکہ تحقیق جب اللہ تعالیٰ نے ان پرچربیں حرام کیں توانہوں نے ان کوپگھلا کراوربیچ کران کی قیمت کھائی۔ ۔ثابت ہواکہ حرام چیزوں کی حرمت بیع وفروخت کے ساتھ رفع نہیں ہوتی پس حکم مسجد مذکورکاوہی ہے جوپہلے گذرا۔
لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کنجری کامہر حلال ہے، حسن چلپی نے ذخیرہ عقبیٰ میں لکھا ہے کہ زانیہ جومال پہلے مقررکرلیوے وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کےلیے حلال ہے اس لیے کہ بدلہ مثل کاحلال ہوتا ہے اگرچہ سبب حرام ہی ہو، اورصاحبین کے نزدیک (یہ مال) حرام ہے، اوراگرپہلے مقررنہ کرے تواتفاقاً حرام ہے، محیط میں بھی اسی طرح لکھا ہے اورحنفیوں کے نزدیک مال حرام بھی اگرخریدنے والاجائزطورپرخریدے پاک ہوجاتا ہے۔ قنیہ میں لکھا ہے اگرغالب گمان یہ ہے کہ بازاروالوں کے اکثرسودے

فساد سے خالی نہیں ہوتے تو اگر اکثر سودے حرام میں ہوں ان کو خریدنا نہ چاہیے، لیکن باوجود صورت حرام کے اگر ان کو خرید بھی لے، تو وہ مال اس کے لیے حلال ہوگا۔ جبکہ پچھلے خریدار کی بیع جائز طور پر ہوا انتہیٰ۔ لیکن میرے نزدیک ان کے پاس قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے۔ خدا جانے یہ رخصت انہوں نے کہاں سے حاصل کی۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02